48983-نماز عیدین کا حکم

سوال

نماز عیدین کا حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

نماز عیدین کے حکم میں علماء کرام کے تین قول ہیں :

پہلا قول :

یہ سنت مؤکدہ ہے ، امام مالک اور امام شافعی کا مسلک یہی ہے .

دوسرا قول :

یہ فرض کفایہ ہے ، امام احمد رحمہ اللہ کا مسلک یہی ہے .

تیسرا قول :

یہ ہر مسلمان پر واجب ہے ، لہذا ہر مرد پر واجب ہے ، اور بغیر کسی عذر کے ترک کرنے پر گنہگار ہوگا ، امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالی کا مسلک یہی ہے ، اور امام احمد سے ایک روایت ، اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور شوکانی رحمہما اللہ نے اسی قول کو اختیار کیا ہے .

دیکھیں : المجموع (5/5) المغنی (253/3) الانصاف (316/5) الاختیارات (82).

تیسرے قول والوں نے کئی ایک دلائل سے استدلال کیا ہے ، جن میں چند ایک یہ ہیں :

1–ارشاد باری تعالی ہے :

{اپنے رب کے لیے نماز ادا کرو، اور قربانی کرو}. الکوثر (2).

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی "المغنی" میں کہتے ہیں :

اس کی تفسیر میں مشہور یہ ہے کہ : اس سے مراد نماز عید ہے . اھ

اور بعض علماء کرام کا کہنا ہے کہ : اس آیت سے مراد عمومی نماز مراد ہے ، نہ کہ یہ نماز عید کے ساتھ خاص ہے .

چنانچہ آیت کا معنی یہ ہوا کہ : نماز اور قربانی صرف اللہ وحدہ کے لیے ادا کرو ، تو یہ بھی مندرجہ ذیل فرمان باری تعالی کی طرح ہوگا :

.{کہہ دیجئے کہ میری نمازاور میری قربانی اور میرا زندہ رہنا اور میرا مرنا اللہ رب العالمین کے لیے ہے}.الانعام (162).

آیت کی تفسیر میں یہ قول ابن جریر اور ابن کثیر رحمہما اللہ تعالی نے اختیار کیا ہے.

دیکھیں : تفسیر ابن جریر (724/12) اور تفسیر ابن کثیر (502/8).

تو اس بنا پر اس آیت میں نماز عید کے وجوب پر کوئی دلیل نہیں پائی جاتی.

2- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عید کے لیے عیدگاہ کی طرف نکلنے کا حکم دیا ہے، حتی کہ عورتوں کو بھی وہاں جانے کا حکم دیا.

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ نے ام عطیہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کیا ہے کہ :

"ہمیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر اور عید الاضحی میں (عیدگاہ کی طرف) نکلنے کا حکم دیا، اور قریب البلوغ اور حائضہ اور کنواری عورتوں سب کو، لیکن حائضہ عورتیں نماز سے علیحدہ رہیں، اور وہ خیر اور مسلمانوں کے ساتھ دعا میں شریک ہوں, وہ کہتی ہیں میں نے عرض کیا : اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم : اگر ہم میں سے کسی ایک کے پاس اوڑھنی نہ ہو تو؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اسے اس کی بہن اپنی اوڑھنی دے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (324) صحیح مسلم حدیث نمبر (890).

العواتق : عاتق کی جمع ہے، اور اس کا معنی وہ لڑکی ہے جو قریب البلوغ ہو یا بالغ ہو چکی ہو، یا پھر شادی کے قابل ہو.

ذوات الخدور : کنواری لڑکیوں کو کہتے ہیں.

اس حدیث سے نماز عید کے وجوب کا استدلال پہلی آیت سے زیادہ قوی ہے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی "مجموع الفتاوی" میں کہتے ہیں :

"میرے خیال میں نماز عید فرض عین ہے، اور مردوں کے لیے اسے ترک کرنا جائز نہیں، بلکہ انہیں نماز عید کے لیے حاضر ہونا ضروری ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب البلوغ اور کنواری لڑکیوں اور باقی عورتوں کو بھی حاضر ہونے کا حکم دیا ہے، بلکہ حیض والی عورتوں کو بھی نماز عید کے لیے نکلنے کا حکم دیا، لیکن وہ عیدگاہ سے دور رہیں گی، اور یہ اس کی تاکید پر دلالت کرتا ہے" اھ

دیکھیں : مجموع الفتاوی لابن عثیمین (214/16).

اور ایک دوسری جگہ پر رقمطراز ہیں :

"دلائل سے جو میرے نزدیک راجح ہوتا ہے وہ یہ کہ نماز عید فرض عین ہے، اور ہر مرد پر نماز عید میں حاضر ہونا واجب ہے، لیکن اگر کسی کے پاس عذر ہو تو پھر نہیں" اھ

دیکھیں : مجموع الفتاوی (217/16).

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی اس کے فرض عین ہونے کے متعلق کہتے ہیں :

دلائل میں یہ قول ظاہر ہے ، اور اقرب الی الصواب یہی ہے "اھ

دیکھیں : مجموع الفتاوی ابن باز (7/13).

واللہ اعلم .